21413 ـ طلاق كے متعلق سوالات

سوال

1 ـ يورپ ميں جو عليحدگى معروف ہے كيا وہ اسلام ميں جائز ہے ؟
ايك مسلمان شخص اور اس كى بيوى يورپ ميں اپنے بچوں سميت رہائش پذير ہيں، اور حقيقى طور پر طلاق كا سوچ رہے ہيں، ايك شخص نے ان كو تجويز دى كہ پہلے وہ دونوں عليحدہ ہو جائيں خاوند قريب ہى كہيں دوسرى جگہ رہائش اختيار كر لے، اس ليے كہ ابھى وہ دونوں شادى كے بندھن ميں ہيں اس ليے ا سكا كسى بھى وقت گھر آنے ميں كوئى مشكل نہيں ہوگى، اور اس طرح وہ اپنے خاندان پر ہر اعتبار سے خرچ بھى كر سكے گا.
2 ـ پہلى طلاق كى عدت كب ختم ہو گى ؟ آيا تيسرا حيض ختم ہونے كے بعد يا كہ چھوتھا حيض شروع ہونے كے وقت ؟
3 ـ عدت كے دوران عورت كيا كچھ كر سكتى ہے، جو طلاق پر اثرانداز نہ ہو، مجھے يہ علم ہے كہ جنسى تعلقات قائم كرنے تو اثرانداز ہوتے ہيں، ليكن بوس و كنار كے بارہ ميں كيا حكم ہے آيا يہ بھى اثرانداز ہوتا ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اما بعد:

پہلے سوال كا جواب تو حالت مختلف ہونے كى بنا پر جواب بھى مخلتف ہوگا:

چنانچہ اگر اس فعل سے مراد تعلقات ميں جو خرابى پيدا ہوئى ہے اس كى حدت ميں كمى كرنا ہے، اور اس كے بعد حالات صحيح ہونے كى صورت ميں دوبارہ واپس آ جائے يا پھر وہ ايك دوسرے سے دور رہنے كا تجربہ كرنا چاہتے ہيں كہ اس كے نتيجہ ميں ان پر اور اولاد پر كيا اثرات پڑتے ہيں تا كہ كوئى فيصلہ كرنے ميں ممد و معاون ثابت ہوں، اور وہ اس مؤقت دورى پر راضى ہوں تو اس ميں كوئى حرج نہيں.

ليكن اگر انہوں نے يہ فيصلہ اور ايك دوسرے سے عليحدگى بغير طلاق كے كيا ہے تو كہا جائيگا كہ: اس عليحدگى كى بنا پر عورت كا جو حق فوت ہو رہا ہے اگر عورت اس سے دستبردار ہو جاتى ہے، اور خاوند بھى اس كے حقوق سے دستبردار ہو جاتا ہے، اور وہ ديكھتے ہيں كہ ان دونوں اور بچوں كى مصلحت بھى اسى ميں ہے، اور پھر جہاں عورت اور اس كى اولاد رہتى ہے وہ پرامن ہے ضائع ہونے كا كوئى خدشہ نہيں تو پھر ان شروط كے ساتھ جائز ہے.

لیکن اگر عورت معاشرت زوجیت کی محتاج ہے، اور خاوند اسے نہیں کرنا چاہتا، یا پھر یہ خدشہ ہو کہ اس سے کوئی ایسی چیز پیدا ہو جائیگی جس سے عورت کی عفت و عصمت میں شك پیدا کر دیگی اور اس طرح کا کوئی سبب ہو تو وہ اسے طلاق دے دے، اور اپنی اولاد کے اخراجات برداشت کرتا رہے.

واللہ اعلم.

دوسرا سوال:

اس مطلقہ عورت کی عدت جسے حیض آتا ہو، اور خاوند نے اس سے دخول بھی کیا ہو اور وہ حاملہ نہ ہو اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

اکثر اہل جن میں معاصر علماء مثلا شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں نے راجح یہی قرار دیا ہے کہ تین حیض ختم ہونے سے عدت ختم ہو جائیگی، لہذا جیسے ہی تیسرا حیض ختم ہوا اس کی عدت ختم ہو جائیگی.

کبار صحابہ کرام مثلا عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا قول یہی ہے، اور ابن قیم رحمہ اللہ نے ابو بکر اور ابو موسی رضی اللہ عنہم وغیرہ سے یہی نقل کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 310) اور فتاوی الطلاق فضیلۃ الشیخ ابن باز (193) اور جامع احکام النساء (4 / 243).

تیسرا سوال:

رجعی طلاق والی عورت کے لیے اپنے خاوند کے سامنے آنا اور اس کے لیے خوبصورتی اختیار کرنا اور خوشبو وغیرہ لگانا جائز ہے، اور اسے خاوند سے بات چیت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھنا اور ہر کام کرنا جائز ہے صرف جماع یا جماع کے دواعی کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ تو رجوع کے وقت ہوتے ہیں "

الشیخ ابن عثیمین.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 310).

اس لیے اگر خاوند نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا یا اس کو اپنے ساتھ لگایا اور اس میں وہ رجوع کی نیت رکھتا ہو تو بغیر کسی اختلاف کے رجوع صحیح ہے، اور اگر رجوع کی نیت نہ رکھے تو پھر بعض علماء کرام اسے جائز سمجھتے ہیں کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے، لیکن اس سے رجوع حاصل نہیں ہوگا.

اور بعض علماء کرام کا خیال ہے کہ بوس و کنار اور اپنے ساتھ لگانا وغیرہ جماع کے دوسرے ابتدائی کام کرنے سے اگر وہ رجوع کی نیت نہیں رکھتا تو گنہگار ہوگا.

اس لیے احتیاط اسی میں ہے کہ ایسا اسی وقت کرے جب رجوع کرنے کی تصریح کر لے، مثلا وہ اپنی بیوی کو کہے میں نے تجھ سے رجوع کر لیا، اور اس پر دو مسلمان گواہ بھی بنائے اور ان کے سامنے کہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی فلاں بیوی سے رجوع کر لیا ہے، پھر مباح کام میں سے جو چاہے کر لے "

دیکھیں: سبل السلام (2 / 267).

واللہ اعلم .